Pm 15312

تَبشِيرُ العَاصِى
بِتَكفِيرِ المَعَاصِى

طُبِعَ فِى مَطبَعِ مُفِيدِ عَامِ الكَائِن
فى بلدة اكره فى سنة ١٣٠٥
الهجرية

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ قابل التوب وغافر الذنوب وساتر العیوب والصلوٰۃ والسلام
علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ وصحبہ ما آمن الناس بالغیوب **اما بعد** سب
پہلے جسنے خصال مکفرۂ ذنوب متقدمہ ومتاخرہ کو جمع کیا ہے حافظ عبد العظیم منذری رح ہین
پھر حافظ ابن حجر عسقلانی آئے اونہون نے احادیث مجموعۂ منذری کو تلخیص فرمایا اور ابواب
فقہیہ پر ترتیب دیا پھر اونکے شاگرد شیخ جلال الدین سیوطی رح اُستاد کے قدم بقدم چلے اور
سولہ خصال کو نظم کیا پھر سید سمہودی آئے اونہون نے الگ ایک رسالہ لکھا پھر شیخ محمد بن
محمد الخطاب نے سنہ ۹۴۵ ہجری مین بمقام مکہ مکرمہ ایک رسالہ جمع کیا جسمین خصال مجموعۂ سیوطی رح
پر زیادت کی اور کہا کہ یہ سب خصال تنّی عدد سے زیادہ ہین اسیطرح اور اہل علم نے بھی آئین
تالیف کی ہے اس مختصر مین اون سب خصال کا ذکر یکجا کیا جاتا ہے ؎

بر درگہ دوست ہر گناہے بخشند		صد سالہ گنہ بقدر آہے بخشند	

عفو گنہم بنا توانی کردند	زیں جاست کہ کوہ را بکاہے بخشند

مقدمہ

ائمہ علم نے جواز مین اس وقوع تکفیر ذنوب کے کلام کیا ہے حضرت نے حقمین اہل بدر کے فرمایا تہا ان اللہ اطلع علیہم فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم رواہ ابن ابی شیبۃ باسناد حسن یہ صیغہ جزم کا ہے اور صحیحین مین لفظ لعل اللہ آئی ہے صیغہ امر کا اسکے واسطے تکریم کے ہے یعنی بدری سے جو کام ہو گا بموجب اس وعدہ صدق کے وہ اُس گناہ پر ماخوذ نہو گا یا اونکے اعمال سئیہ مغفور ہو جاتے ہین گویا مرے ہی سے صادر نہین ہوئے یا وہ لوگ محفوظ ہین کہ اونسے کوئی سئیہ نہین ہوتا ہے اور طبرانی کا لفظ فانی غافر لکم ہے اور عروہ کا لفظ مثلاً فسا غفر لکم ہے مراد اس غفران سے مغفرت آخرت ہے ورنہ دنیا مین کسی سے حد ساقط نہین ہوتی ہے قرطبی نے کہا ہے وجود صلاحیت سے یہ لازم نہین آتا ہے کہ جس چیز کا وہ صالح ہے وہ وقوع مین بھی آئے ولہذا اہل بدر باوجود اس بشارت کے ہمیشہ اعمال اہل جنت کرتے رہے اور اگر کسی سے کوئی سئیہ ہو بھی گیا تو اوس نے جلد توبہ کر لی اور یہ قول کہ وہ صدور گناہ سے محفوظ ہین ٹھیک نہین ہے مسطح بدری تھے اور عائشہ کے قذف مین مبتلا ہوئے اور قصہ نعیمان کا مشہور ہے اور حاطب بن بلتعہ نے جو کیا وہ بھی معلوم ہے اس سے معلوم ہوا کہ مراد استقبال ہے نہ ماضی اور لانا صیغۂ ماضی کا واسطے تحقق کے ہے قدامہ بن مظعون نے ایام عمر رضی اللہ عنہ مین شراب پی تھی اور محدود ہوئے تھے اور دربارہ صوم یوم عرفہ آیا ہے کہ مکفر ذنوب دو سالہ ہے سال گذشتہ و سال آیندہ اس سے معلوم ہوا کہ تکفیر قبل وقوع کے بھی جائز ہے عائشہ کو یہ دعا دی تھی اللھم اغفر لعائشۃ ما تقدم من

ذنبها وما تاخر وما اسرت وما اعلنت وما هو كائن الى يوم القيامة رواه ابن حبان
اور عثمان رضی الله عنه سے فرمایا تھا غفر الله لك ما قدمت وما اخرت وما اسررت
وما اعلنت وما اخفيت وما ابديت وما هو كائن الى يوم القيامة اخرجه
ابن ابی شيبة مرسلا وهو قوی وله شواهد یہ دعا دلیل ہے جواز وقوع
پر اور شب قدر افضل ہے ہزار ماہ سے تنبیہ بعض لوگ بعض شب ہاے سال تمام مین بہ نسبت
اس شب کے زیادہ عمل کرتے ہین پہر بہی عمل کرنا اس رات مین افضل ہوتا ہے غیر سے تیس ہزار
درجہ تک اس مغفرت کو بعض اہل علم نے صغائر پر حمل کیا ہے اور کہا ہے کہ کبائر بے توبہ کے
مغفور نہین ہوتے ہین اور استثناء کبائر کا حدیث وضو مین نزدیک مسلم کے آیا ہے فتح الباری
مین کہا ہے کہ یہ اوسکے حقمین ہے کہ صغائر و کبائر دونون رکھتا ہے اور جسکے ذمے صغائر ہین
وہ مکفر ہو جاتے ہین اور جسکے ذمے کبائر ہین اونکو تخفیف کر کے بمقدار صغائر کر دیتے ہین اور
جسکے لئے نہ صغائر ہین نہ کبائر اوسکے حسنات زیادہ ہو جاتے ہین انتہی علقمی نے کہا حدیث
من قام رمضان ایمانا واحتسابا الخ بظاہر شامل صغائر و کبائر ہے وبه جزم
ابن المنذر اور بعض نے کہا ہے مختص بصغائر ہے وبه جزم امام الحرمين اور بعض نے کہا ہے
اگر صغیرہ نہین کیا ہے تو کبائر مین تخفیف کیجاتی ہے علی قاری کہتے ہین شاید ماخذ انکا یہ آیت
ہے ان تجتنبوا كبائر ما تنهون عنه نكفر عنكم سيئاتكم لکن مذہب اہل سنت
کا یہ ہے کہ سوائے شرک کے سب معاصی زیر مشیت ہین اور جزم مغفرت کا خلاف قاعدہ
فقہ کے ہے اور اس سے سفہاء کو جرأت بڑہتی ہے ہان ظاہر الفاظ سے غلبہ رجا کا عموم مغفرت
مین اخذ کر سکتے ہین انتہی فج عمیق مین کہا ہے کہ شرک بخشا نہین جاتا اور جو سوا شرک کے ہے
وہ مغفور ہوتا ہے اور کیا تعجب ہے کہ استثناء کبائر کا باعتبار احکام دنیا کے ہو اسلئے کہ

دنیا مین بالاجماع عفو نہین ہے بلکہ حدود و تعزیرات و قصاص جاری ہوتے ہین اور ظاہر احکام آخرت عموم ہے بسبب عموم آیت و شمول رحمت کے حالانکہ تخفیف کبائر کی وقت انعدام صغائر کے نزدیک جمہور کے ثابت ہے سو یہ تخفیف اگر سرحد سقوط و تجاوز تک پہنچ جائے تو جائز ہے کوئی اس بلوغ سے مانع نہین ہے اہل بصیرت جانتے ہین کہ منجملہ کبائر کے بعض حقوق خدا کے ہین اور بعض حقوق عباد کے جنکا قضا کرنا چاہیے مجرد حج سے تکفیر اونکی نہین ہوتی ہے ہان جو ایسے حقوق ہین جنکا استدراک نہین ہو سکتا ہے جیسے شرب خمر و نحوہا یا فقدان اہل حق یا عدم قدرت استحلال پر وہان امید غفران کی ہے اگر حج مبرور ہو تو رپشتی نے کہا ہے کہ اسلام ہادم ہر مظلمہ و گناہ ہے صغیرہ ہو یا کبیرہ مگر حج و ہجرت مکفر مظالم نہین ہین اور حدیث محمول ہے ہدم صغائر پر اگرچہ محتمل کبائر کی بھی بشرط توبہ کفر کے ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اسلام بھی ہادم حقوق عباد نہین ہوتا ہے وبہ قال عیاض اور ابن عبد البر نے کہا ہے کہ تکفیر خاص ہے ساتھ صغائر کے اور جسنے عام کہا اور کبائر کو بھی شامل رکھا اوسنے غلطی کی انتہی فتح عمیق مین کہا ہے کہ حق اللہ وہ ہے جس سے عام عباد کے نفع کا علاقہ ہو اور کوئی شخص ساتھ اوسکے مختص نہو جیسے حرمت زنا اور حق عبد وہ ہے جس سے مصلحت خاصہ کا تعلق ہو جیسے حرمت مال غیر انتہی اور بعض اشیاء مین یہ دونون حق جمع ہو جاتے ہین جیسے زنا کہ باعتبار تحریم کے حق اللہ ہے اور باعتبار مصلحت خاصہ کے حق عبد ہے یا جیسے سرقہ اور تفریح القلوب مین حج کو مکفر کبائر کہا ہے اور تکفیر مظالم عباد کو مختلف فیہ ٹہیرایا ہے بعض نے کہا حج مکفر جملہ صغائر و کبائر حقوق خدا ہے نہ مکفر حقوق عباد مین کہتا ہون حدیث ان الاسلام یہدم ماکان قبلہ وان الہجرۃ تہدم ماکان قبلہا وان الحج یہدم ماکان قبلہ شامل ہے جملہ صغائر و کبائر کو اسلئے کہ حرف ما صیغہ اعم عموم کا ہے نزدیک اہل اصول کے

اور ظاہر لفظا اسکو چاہتا ہے کہ حقوق خدا وعباد دونون منہدم ہوجائین لیکن اور احادیث سے مواخذہ کا حقوق عباد پر ہونا دار آخرت مین ثابت ہو اسلئے حدیث حق عباد مخصص اس عموم کی ہوگی رہے کبائر حقوق خدا سو توبہ اونکی مکفر ہوتی ہو اور بطریق خرق عادت یہ بھی ممکن ہو کہ بے توبہ بھی مکفر ہوجائین لیکن تعین کبائر کی اور تشخیص مرتکبین کی نہین ہوسکتی ہو اور تکفیر صغائر کی غالبًا بے توبہ بھی ہوتی رہتی ہو ان الحسنات یذھبن السیئات ذالک ذکری للذاکرین حدیث مین آیا ہے کہ جمعہ تا جمعہ اور رمضان تا رمضان سیئات ما بینہما کی تکفیر کرتے ہین تعمدًا جو کہ امر بالتوبہ بطریق وجوب کے کتاب وسنت مین وارد ہے اسلئے یہ بہتر ہے کہ مومن ہر کبیرہ وصغیرہ سے تائب ومستغفر رہا کرے یہ ندامت وانابت انشاء اللہ تعالی موجب مغفرت کی ہوگی ؎

افتند در بہشت بد و زخ اگر روند	جمعی کہ شرمساری تقصیر بردہ اند

کتاب الطہارۃ

حدیث عثمان مین فرمایا ہے لا یسبغ عبد الوضوء الا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر رواہ ابن ابی شیبۃ والبزار واسنادہ حسن مراد اسباغ سے یہ ہے کہ پورا وضو کرے اسمین شک نہین ہے کہ موسم سرد مین آب سرد سے مثلًا پورا وضو کرنا اوسی شخص سے بنیگا جسکو امید مغفرت گناہان گزشتہ وآیندہ کی ہوگی اور حدیث ابوہریرہ مین اسباغ وضو کو ماحی خطایا ورافع درجات فرمایا ہے رواہ مسلم والترمذی اور حدیث عثمان مین رفعًا آیا ہے کہ جس نے اچھی طرح وضو کیا اوسکی خطائین بدن سے نکلگئین یہانتک کہ ناخن کے نیچے سے متفق علیہ اسکی تفصیل عضو وار حدیث ابوہریرہ مین نزدیک مسلم کے آئی ہے یہ احادیث شامل ہین گناہ گزشتہ وآیندہ وخرد وبزرگ کو لیکن دوسری روایت عثمان

مین ما لم یؤت کبیرۃً آیا ہے رواہ مسلم اس سے فقط غفران صغائر کا سمجھا گیا ؛

کتابُ الصّلوٰۃ

حدیث سعد بن ابی وقاص مین فرمایا ہے جس نے اذان سُنکر یون کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ رضیتُ باللہ ربًا وبالاسلام دینا وبمحمد صلعم نبیاً وفی روایۃ رسولا تو اوسکے اگلے پچھلے گناہ سب بخشدئے جاتے ہین رواہ ابو عوانہ ومسلم واہل السنن نووی نے کہا ہے کہ جمع کرنا درمیان لفظ نبیاً ورسولاً کے مستحب ہے اور اگر ایک ہی پر اقتصار کیا تو عامل بالحدیث ہوا انتہی مین کہتا ہون کہ بہتر یہی ہے کبھی نبیاً کہے اور کبھی رسولاً یہی اولی ہے جمع سے عمر رضی اللہ عنہ رفعًا کہتے ہین کہ جب موذن اللہ اکبر کہے اور تم مین کوئی تا آخر اذان اوسی طرح سچے دل سے کہے تو وہ جنت مین جائیگا رواہ مسلم اور حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے تم جب اذان سنو تو اوسیطرح کہو جسطرح کہ موذن کہتا ہے پھر مجھپر درود بھیجو جو کوئی مجھپر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ اوس پر دس بار درود کرتا ہے پھر اللہ سے میرے لئے وسیلہ مانگو کہ یہ ایک درجہ ہے جنت مین لایق نہین مگر ایک بندہ کو بندگان خدا سے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ مین ہی ہون جسنے میرے لئے وسیلہ مانگا اوسکے لئے شفاعت واجب ہوگئی رواہ مسلم ٥

آواز موذن چو شنیدی بشتاب	کاین بانگ صلاے خوان رحمت باشد

فصل تامین

حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ فرشتے آمین کہتے ہین جسکی آمین فرشتون کی آمین کے موافق ہوگئی اوسکے اگلے پچھلے گناہ بخشے گئے رواہ مسلم وابن ماجۃ

لکن لفظ ما تاخر فقط روایت محمد بن نصر مین نزدیک ابن وہب کے آیا ہے پس بس

صلوٰۃ الضحیٰ

حدیث علی مرتضیٰ مین رفعًا آیا ہے جس نے دو رکعت ضحی پڑہین ایمان و احتساب کی راہ سے اوسکے سارے گناہ اگلے پچھلے بخشے گئے اخرجہ آدم ابن ایاس حافظ ابن حجر نے کہا اسکی اسناد سخت ضعیف ہے مین کہتا ہون یہ حدیث ابو ہریرہ سے رفعًا یون آئی ہے من حافظ علی شفعۃ الضحی غفرت ذنوبہ وان کانت مثل زبد البحر رواہ احمد والترمذی و ابن ماجۃ وروی نحوہ ابو داؤد عن معاذ الجہنی لفظ زبد البحر سے کثرت ذنوب کی ثابت ہے اور لفظ ذنوب سے یہ نکلتا ہے کہ سب طرح کے گناہ بڑے چھوٹے مغفور ہو جاتے ہین کیونکہ جہان کثرت معاصی کی ہوگی وہان صغائر کبائر سب ہی ہونگے اور تقدم و تاخر بہی ضرور ہوگا

فضل قراءت بعد نماز جمعہ

انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا جسنے بعد سلام پھیرنے امام کے دن جمعہ کو قبل اسکے کہ پاؤن پھیرے فاتحہ و قل ہو اللہ و معوذتین کو سات سات بار پڑہا اوسکے اگلے پچھلے گناہ بخشے گئے اخرجہ ابو عبد الرحمن السلمی حافظ نے کہا اسکی اسناد مین ضعف شدید ہے اور بعض روایات مین حفظ ما بینہ وبین الجمعۃ الاخری آیا ہے اور ابو ہریرہ کا لفظ غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ الاخری وفضل ثلثۃ ایام آیا ہے رواہ مسلم مرفوعا۔

فضل صلوٰۃ التسبیح

اس نماز کے ثبوت و عدم ثبوت مین بڑا اختلاف ہے ہر طرف ایک جماعت گئی ہے اور حدیث ابن عباس جو اس باب مین نزدیک ابوداؤد کے اور حدیث ابی رافع نزدیک ابن ماجہ و ترمذی کے آئی ہے وہ نزدیک ائمۂ حدیث کے ضعیف ہے اور جسنے اوسکو صحیح کہا ٹھیک نہین کہا اسیوجہ سے بعض محققین کے نزدیک یہ حدیث موضوع ہے سیل جرار مین کیا خوب فیصلہ اوسکا فرمادیا ہی کل من لہ ممارسۃ لکلام النبوۃ لابد ان یجد فی نفسہ من ھذا الحدیث ما یجد وقد جعل اللہ فی الامر سعۃ عن الوقوع فیما ھو متردد بین الصحۃ والضعف والوضع وذلک بملازمۃ ما صح فعلہ او الترغیب فی فعلہ صحۃ لا شک فیھا ولا شبھۃ وھو الکثیر الطیب انتھی اس حدیث مین ذکر غفران گناہان اول و آخر و قدیم و حدیث و خطا و عمد و صغیر و کبیر و ستر و علانیہ کا آیا ہے ایک شان و نشان وضع کا یہ بھی ہوتا ہے کہ عمل قلیل پر اجر کثیر مترتب ہو ؞

کتاب الصیام

حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے جسنے قیام کیا رمضان کا ایمان و احتساب کی راہ سے اور روزہ رکھا رمضان کا تو بخشے گئے گناہ اوسکے اگلے اور پچھلے رواہ احمد اسکو مسلم نے بھی کئی طرق سے بدون لفظ ما تاخر کے روایت کیا ہے بخاری مین یہ لفظ نہین ہے لیکن نسائی مین یہ زیادت آئی ہے یہ قیام عام ہے تراویح و تہجد کو ؞

فضل قیام عشرہ آواخر رمضان

حدیث عبادہ بن صامت مین فرمایا ہے شب قدر عشر بواقی رمضان مین ہوتی ہے جو کوئی اون

شبون مین ہجتیوے وجہ اللہ قیام کرتا ہے اوسکے اگلے پچھلے گناہ بخشدیے جاتے ہین رواہ احمد حافظ ابن حجر نے کہا اسکے رجال ثقات ہین مگر سند مین انقطاع ہے بعض نے کہا ہے کہ لیلۃ القدر کی فضیلت اوسی کو ملتی ہے جسکو اللہ تعالی اوسپر مطلع کرتا ہے اگر کسی شخص نے اوس شب مین قیام کیا اور شب کو نہ پہچانا تو اوسکو یہ فضیلت نہ ملیگی لیکن اذرعی نے کہا ہے کہ تہجد لیالی عشر مین مستحب ہے تا کہ یقینًا اوسکی فضیلت حاصل کرے انتہی مین کہتا ہون جو احادیث اس باب مین آئی ہین اونکا مقتضا یہی ہے کہ یہ فضیلت حاصل ہوتی ہے اگرچہ بعینہا عارف شب قدر نہو واللہ اعلم +

فضل صوم یوم عرفہ

حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے کہ جسنے روزہ رکہا دن عرفہ کے بخشے گئے گناہ اوسکے اگلے اور پچھلے اخرجہ ابو سعید النقاش فی امالیہ حافظ نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے لیکن صحیح مسلم مین ابو قتادہ سے رفعًا یون آیا ہے کہ صوم یوم عرفہ مین گمان کرتا ہون اللہ پر کہ مکفر ہو سال گذشتہ اور سال آیندہ کا +

کتاب الحج

فضل اہلال از مسجد اقصی

حدیث ام سلمہ مین فرمایا ہے جس نے اہلال کیا حج یا عمرہ کا مسجد اقصی سے بخشے گئے اگلے پچھلے گناہ اوسکے یا واجب ہوئی اوسکے لئے جنت رواہ ابو داؤد رواہ البخاری فی تاریخہ الکبیر لکن بلا لفظ ما تاخر

فضل حج خالص

حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے جو شخص آیا حج کو اور وہ ارادہ اللہ کا رکھتا ہے بخشے گئے گناہ اوسکے اگلے پچھلے اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ یہ حدیث غریب ہے جابر کا لفظ یہ ہے جس نے پورا کیا نسک اپنا اور سلامت رہے مسلمان اوسکے ہاتھ و زبان سے بخشے گئے اگلے پچھلے گناہ اوسکے رواہ ابو یعلی و سندہ ضعیف ؞

فضل نماز در مقام ابراہیم علیہ السلام

کتاب شفا مین یہ حدیث لکھی ہے جس نے پڑہین پیچھے مقام کے دو رکعتین بخشتا ہے اللہ اگلے پچھلے گناہ اوسکے اور حشر کرے گا اوسکو دن قیامت کے امن والون مین حافظ نے کہا اسکی سند دیکھنا چاہیے لیکن حدیث عباس بن مرداس سے جو دربارۂ دعاے عرفہ و مزدلفہ نزدیک ابن ماجہ کے آئی ہے یہ مطلب نکلتا ہے اوسمین حضرت نے واسطے مغفرت ظالم کے بھی دعا کی ہے اور وہ دعا قبول ہوئی سمہودی نے کہا اس حدیث کے کسی طریق مین ذکر ما تقدم و ما تاخر کا نہین دیکھا طبری نے کہا یہ محمول ہے توبہ کرنے پر مظالم سے یا عاجز ہونے پر وفاے مظالم سے اور ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات مین گنا ہے لیکن حافظ ابن حجر نے کہا کہ یہ حدیث بوجہ سکوت نزدیک ابو داؤد کے صالح ہے شرط حسن پر اور کئی طریق سے آئی ہے بعض طرق حاضد بعض ہین و مثلہ فی الفتح العمیق علی قاری نے کہا حمل تبعات کا اسجگہ صغائر پر چاہیے جمعاً بین الروایات ؞

فضل نظر بجانب کعبہ

ابن جماعہ نے اپنے منسک کبیر مین کہا ہے کہ حضرت نے فرمایا جسنے نظر کی طرف خانۂ خدا کے ایمان و

احتساب کی راہ سے اوسکے اگلے پچھلے گناہ بخشے گئے اور حشر اوسکا دن قیامت کے امن والون
مین ہوگا اسکو حسن بصری نے بھی اپنے رسالہ مین لکھا ہے لیکن سند مین نظر کرنا چاہیے کیسی ہے

کتاب الاذکار والقراءۃ

فضل آخر سورۂ حشر

حدیث انس مین فرمایا ہے من قرء اخر سورۃ الحشر غفرلہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر
رواہ الثعلبی فی تفسیرہ حافظ نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے ٭

فضل تعلیم قرآن باولاد

حدیث انس مین رفعاً آیا ہے کہ جسنے سکھایا قرآن اپنے فرزند کو بخشے گئے اگلے پچھلے گناہ اوسکے
الحدیث رواہ الطبرانی حافظ نے کہا اسکی سند مین ایک راوی نامعروف ہے ٭

فضل تسبیح وتکبیر وتہلیل

حدیث ام ہانی مین سو سو بار تسبیح وتکبیر کہنے پر وعدہ مغفرت گناہ گذشتہ وآیندہ کا فرمایا ہے رواہ
ابوالشیخ بطولہ حافظ نے کہا اسکی سند ضعیف ہے ٭

کتاب الجہاد

فضل رباط

ایک حدیث انس کی دربارۂ رباط عکہ نام شہر کے رفعاً آئی ہے رواہ ابو الحسین الربعی لکن حافظ نے اوسکو منکر کہا ہے اور آثار وضع کے اوسپر ظاہر ہین ؛

فضل قود اعمی

اس بارہ مین حدیث ابن عمر رفعاً یون آئی ہے کہ جو لے چلا کسی اندہے کو چالیس قدم تک اوسکے اگلے پچھلے گناہ بخشے گئے رواہ ابن منذہ فی امالیہ حافظ نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور ابن الجوزی نے اسکو موضوعات مین گنا ہے اسجگہہ یہ فایدہ یاد رکھنا چاہیے کہ محاورہ سلف مین جسطرح اطلاق لفظ کراہت ولاینبغی کا حرمت وتحریم پر آتا ہے اسیطرح اطلاق لفظ ضعف کا وضع پر بھی ہوتا ہے اور قرینہ مقام وسیاق وسباق کلام سے اہل معرفت اوسکو پہچان لیتے ہین لہذا اکثر لوگ بوجہ عدم معرفت اس فائدہ کے کبھی موضوع پر حکم ضعف کا سنکر یہ خیال کرتے ہین کہ اس حدیث کی کچھہ اصل ہے حالانکہ یہ بات نہین ہوتی ہے ؛

فضل سعی در حاجت مسلمان

حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے جس نے سعی کی اپنے بھائی مسلمان کے لئے اوسکے کسی کام مین خواہ وہ کام ہوگیا یا نہوا تو اللہ تعالی اوسکے اگلے پچھلے گناہ بخشدیتا ہے رواہ عبداللہ الناعم فی فوائدہ اسکو حافظ نے ضعیف کہا ہے اور اذرعی نے موضوع اور یہی بات قوی معلوم ہوتی ہے واللہ اعلم ؛

فضل دور کردن خار از راہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین اللہ نے ایک شخص کے اگلے پچھلے گناہ بخشدیے اوسنے مسلمانون کی راہ مین سے ایک شاخ خاردار علیحدہ کردی تھی رواہ ابن حبان وغیرہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

فضل مرض در غربت

مختصر الفردوس مین یہ حدیث لکھی ہے کہ غریب آدمی یعنی مسافر جب بیمار رہوتا ہے تو دا ہنے بائین آگے پیچھے اپنی نظر کرتا ہے کسی کو نہین دیکھتا کہ اوسکو پہچانے تو اللہ اوسکے اگلے گناہ بخشدیتا ہے حافظ سخاوی نے اسکو مقاصد حسنہ مین طرف فردوس کے منسوب کیا لیکن اسکی سند محتاج نظر ہے یہ حدیث ابن عباس سے رضی اللہ عنہ مروی ہے کذا فی التفریح بعض احادیث مین موت غربت کو شہادت فرمایا ہے لیکن اوسکی سند بھی ضعیف ہے +

فضل مصافحہ

حدیث انس مین فرمایا ہے جب دو مسلمان وقت ملاقات کے مصافحہ کرتے ہین اور حضرت پر درود بھیجتے ہین تو وہ جدا نہین ہوتے یہانتک کہ اللہ اونکے اگلے پچھلے گناہ بخشدیتا ہے رواہ ابویعلی وغیرہ لیکن روایت سنن مین ذکر مجرد مغفرت کا بغیر ماتقدم وماتاخر آیا ہے محمد بن خطاب کہتے ہین فقہاء نے کہا ہے مصافحہ رکھنا ہی کفدست کا کف دست پر اتنی دیر کہ سلام وسوال غرض سے فارغ ہو اور اختطاف ہاتھہ کا بعد ملاقات کے مکروہ ہے انتہی مین کہتا ہون مصافحہ ایک ہاتھہ سے ہوتا ہے اور دونون ہاتھہ سے مصافحہ کرنا سنت مرفوع سے ثابت نہین ہے ہان ایک اثر مین آیا ہے ابن الملبق نے کہا جسکو مغفرت کی حرص ہو وہ اچھی طرح سے مصافحہ کرے حدیث انس مین آیا ہے کہ حضرت جب کسی کا ہاتھہ پکڑتے تو جبتک ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ

وقنا عذاب النار نہ کہتے ہاتھ نچھوڑتے رواہ ابن السنی ٭

فضل حمد عقب لبس وطعام

معاذ بن انس نے رفعاً کہا ہے جسنے کھانا کھایا پھر کہا الحمد للہ الذی اطعمنی ھذا الطعام ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ اوسکے اگلے پچھلے گناہ بخشے گئے اور جسنے کپڑا پہنا اور کہا الحمد للہ الذی کسانی ھذا من غیر حول منی ولا قوۃ اوسکے اگلے پچھلے گناہ بخشے گئے رواہ ابو داؤد ابن حجر نے کہا یہ اسناد حسن ہے ٭

فضل درازی عمر در اسلام

حدیث عثمان مین فرمایا ہے اللہ تعالی نے کہا جب پہنچا بندہ میرا چالیس سال کو تو عافیت مین رکھتا ہون مین اوسکو تین بلاؤن سے جنون وجذام وبرص اور جب پچاس سال کو پہنچتا ہی تو اوسکا حساب آسان لیتا ہون اور جب ساٹھ برس کو پہنچتا ہے تو انابت کو طرف اوسکے محبوب کردیتا ہون اور جب ستر برس کو پہنچتا ہے تو فرشتے اوسکو دوست رکھتے ہین اور جب اسی برس کو پہنچتا ہے تو اوسکے حسنات لکھے جاتے ہین اور سیئات گرادئے جاتے ہین اور جب نوے برس کو پہنچتا ہے تو فرشتے کہتے ہین کہ یہ اللہ کا قیدی ہے زمین مین اور اوسکے اگلے پچھلے گناہ بخشدئے جاتے ہین اور وہ اپنے گھروالون کی شفاعت کرے گا رواہ الترمذی اسکو ابن حبان نے شداد بن اوس سے بھی روایت کیا ہے اور اس باب مین ابو ہریرہ وابن عباس وانس وغیرہم سے بھی احادیث مرفوعہ آئی ہین جملہ خصال جنکا ذکر اسجگہ ہوا ہے ۲۳ خصال ہین اس تفصیل سے ۱ اسباغ وضو ۲ اجابت موذن ۳ تامین ۴ صلوۃ الضحی ۵ قرارت فاتحہ وغیرہ بعد نماز جمعہ ۶ صلوۃ التسبیح

۷ صیام وقیام رمضان ۸ قیام عشرہ آخر رمضان در جستجوے شب قدر ۹ صوم یوم عرفہ
۱۰ احرام باندھنا بیت المقدس سے طرف کعبہ معظمہ کے ۱۱ حج خالص ریا و سمعہ وغیرہ سے
۱۲ نماز پڑھنا مقام ابراہیم مین ۱۳ نظر کرنا طرف کعبہ مکرمہ کی ۱۴ سکھانا قرآن کا اولاد کو
۱۵ تسبیح وتکبیر وتہلیل کرنا سو سو بار ۱۶ رباط مکہ ۱۷ کھینچنا اندھے کا راہ مین ۱۸ کوشش
کرنا کام مین کسی مسلمان کے ۱۹ دور کرنا کانٹے کا راہ مسلمین سے ۲۰ بیمار ہونا مسافرت مین ۲۱
مصافحہ کرنا مسلمان سے ۲۲ حمد کرنا وقت طعام ولباس کے ۲۳ بوڑھا ہونا حالت اسلام
مین منجملہ ان خصال کے حافظ ابن حجر نے سولہ خصال لکھی ہین اور سیوطی نے اونکو نظم کیا ہے
لکن بعد تنقید روایات کے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صحیح وحسن انمین بہت کم اور ضعاف بہت
زیادہ اور بعض موضوع بھی ہین اتنی بات ہے کہ فضائل مین ان خصال حمیدہ کے احادیث
سنن بھی آئی ہین اور اونمین ذکر غفران ذنوب کا ہے مگر بلا قید تقدم وتاخر حاصل یہ ہے کہ ان
خصال کے بجالانے سے صغائر ذنوب مغفور ہو جاتے ہین اور ہو سکتا ہے کہ کسی شخص کے
کبائر بھی معاف ہو جائین لکن قیاس کو اسجگہ دخل نہین ہے کار بر عنایت است باقی بہانہ
صغائر اس کثرت سے ہین جنکا حصر مشکل ہے اسی لئے اہل علم نے اونکی تعداد سے قطع نظر کر کے
فقط تعداد کبائر کی لکھی ہے یہ کبائر دو طرح پر ہین ایک کبائر باطنہ جیسے ناحق کا غصہ اور کینہ
وحسد وکبر وعجب وخیلاء وغش ونفاق وبغی واحتقار مردم وطمع وسخط مقدر ونحو ہا یہ سب
ساٹھ یا چھیاسٹھ عدد ہین دوسرے کبائر ظاہرہ یہ سب چار سو ایک کبیرہ ہین استقلالاً ان
سب کا ذکر رسالہ قواطع وقوارع مین مع دلیل وتفصیل کے آچکا ہے اور شمار انکا نام بنام
خاتمہ کتاب دلیل الطالب علی ارجح المطالب مین لکھا ہے اور شرح بسیط انکی کتاب زواجر
عن اقتراف الکبائر مین موجود ہے اور مجموعہ ان سب کا چار سو سرسٹھ کبیرہ ہوتے ہین بندہ

ہر دم خطاوار پروردگار رہے اگر ہر گناہ صغیرہ و کبیرہ پر اوسکی پکڑ ہو اور اعمال صالحہ تکفیر سئیات کی نکرین تو ہلاک نقد وقت ہے اسلیئے رحمت واسعہ آلہی نے یہ تقاضا فرمایا کہ سئیات صغیرہ کی تکفیر حسنات روزمرہ سے ہوتی رہے اور سئیات کبیرہ کے لیئے توبہ وانابت کو مکفر ٹہیرایا ہے اور بے توبہ بخشدینا کبیرہ کا خرق عادت ہے نہ سنت مستمرۂ آلہی تعالی شانہ اسپر آدمی غرہ نکرے بلکہ توبہ واستغفار فی الفور بمجرد وقوع گناہ کے بجالائے کہ یہ ایک عمدہ علامت سعادت و نجات کی ہے اور شرمندگی، وندامت ایک امارت ہے صحت عبودیت کی اور فضائل توبہ و استغفار کے بہت ہین رسائل محو الحوبہ وتفریح الکروب اوسپر مشتمل ہین اور خوف ورجا مین رسالہ صدق اللجا بغایت جامع ونافع ہے حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے قال اللہ تعالی من علم انی ذو قدرۃ علی مغفرۃ الذنوب غفرت لہ ولا ابالی مالم یشرک بی شیئا رواہ فی شرح السنۃ معلوم ہوا کہ سوا ے شرک وکفر کے جتنے گناہ ہین سب لیاقت مغفرت کی رکہتے ہین اور سب سے بڑہکر اس باب مین یہ حدیث مرفوع انس رضی اللہ عنہ ہے قال اللہ تعالی یا ابن آدم انک مادعوتنی ورجوتنی غفرت لک علی ماکان فیک ولا ابالی یا ابن آدم لو بلغت ذنوبک عنان السماء ثم استغفرتنی غفرت لک ولا ابالی یا ابن آدم انک لو لقیتنی بقراب الارض خطایا ثم لقیتنی لا تشرک بی شیئا لاتیتک بقرابہا مغفرۃ رواہ الترمذی ورواہ احمد والدارمی عن ابی ذر وقال الترمذی ہذا حدیث حسن قرآن شریف بہی اسی مضمون حدیث پر متضمن ہے قال اللہ تعالے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء اسی جگہہ سے توحید کو اوس طاعات افضل حسنات کہا ہے لکن تحقق ساتہہ توحید خالص کے اور تجنب شرک سے بغایت مشکل ہے اکثر جاہل لوگ فقط کلمہ پڑہنے کو مسلمانی جانتے ہین اور معنی کلمہ کے معتقد وعامل نہین ہین۔

اسی لیے گرفتار شرک ہو گئے ہین اور بعض لوگ کلمات کفر کو بے تکلف زبان پر جاری کرتے ہین اور نہین جانتے کہ ایمان اونکا جاتا رہا اور وہ مرتد ہو گئے علمار حنابلہ نے چار سو کلمے کفر کے لکھے ہین اور علمار حنفیہ نے اس تعداد سے بھی زیادہ بتائے ہین سو شرک و کفر ایسی چیز ہے کہ اس سے ایمان جاتا رہتا ہے اور کلمہ گو ہونا یا نمازی و روزہ دار ہونا کچھ نفع نہین دیتا یہ مغفرت ذنوب متقدمہ و متاخرہ کی اوسی کے حق مین ہے جو موحد خالص ہے اور جس کسی کے عقیدہ و عمل مین کوئی قول و فعل شرک و کفر کا آگیا ہے خواہ وہ اوس سے جاہل ہو یا اوسکا عالم تو کوئی گناہ بھی اوسکا بڑا ہو یا چھوٹا بخشا نہین جاتا ہے بلکہ وہ مستحق خلود نار کا ہو جاتا ہے عیاذاً باللہ اسلیئے شان ایمان دار کی یہ ہے کہ انواع شرک و کفر و اقسام بدع و ضلالات کو کتب و رسائل اسلام سے بخوبی سمجھ لے تاکہ حالت غفلت و جہالت مین ایسا نہو کہ کہین سرمایہ ایمان کا ہاتھ سے جاتا رہے اور اسکو خبر تک بھی نہو یہ بیان شرک کا کتاب تقویۃ الایمان اور اوسکے اخوات مین مذکور ہے اور رد بدعات مین کتاب تذکیر الاخوان بہت خوب ہے فی الحال آٹھ دس رسائل بیان توحید و رد شرک مین لکھے گئے ہین اونکے مطالعہ سے انشاء اللہ تعالیٰ طالب صادق موحد مخلص تارک شرک و بدعت ہو سکتا ہے اگر توفیق الٰہی بھی شامل حال اوسکے ہو ورنہ ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ ۔ بالجملہ جس شخص کو یہ حرص و طمع ہو کہ میرے گناہ اگلے پچھلے معاف ہو جائین اور مین مستحق مغفرت و نجات کا سمجھا جاؤن اوسکے لئے یہ بات ضرور ہے کہ وہ پہلے اپنا عقیدہ و عمل مطابق ظاہر کتاب و سنت صحیح کے درست کرے پھر جہانتک ممکن ہو بموجب اونکے عمل کرے پھر جو گناہ صغیرہ یا کبیرہ براہ جہل و اغوا نفس و شیطان اوس سے صادر ہو جائین فی الفور بلا توقف او سیدم پشیمان ہو کر تدارک اونکا توبہ صحیحہ و استغفار صادق سے کرے انشاء اللہ تعالیٰ وہ ناجی ہوگا ۹

از پشیمانی مشو غافل کہ روز باز خواست	برگ عیش تست ہر دستی کہ بر ہم سودۂ

گر خطائے از تو سر زد در پشیمانی گریز	کز خطا نادم نگردیدن خطائے دیگر ست

حدیث شریف مین آیا ہے کہ الندم توبۃ یعنی پشیمان ہونا توبہ ہے پھر جب کہ ان پشیمانی کے ساتھ عزم عدم عود بھی آملتا ہے اور انسان خوف خدا سے ڈر جاتا ہے تو وہ گناہ طاعت کا کام کرتا ہے اور اللہ کو نہایت درجہ خوشی اوسکے توبہ کرنے سے حاصل ہوتی ہے جتنی خوشی کہ کسی شخص کو اپنی چیز گم شدہ کے ملنے سے نہین ہوتی اور اللہ تعالیٰ اُس بندۂ تائب پر مہربان ہو جاتا ہے جسطرح کہ توبہ سے پہلے اوسپر غضبناک تھا ؎

ندامت گنہم دوست را رحیم کند	شکست توبہ ام آواز الکریم کند
ز بحر معصیتم ابر مغفرت خیزد	کہ زیر سایۂ شرم گناہ خویشتنم
سر بپیش فگندن ز گنہ داد نجاتم	صد طاعت نا کردہ بیک سجدہ ادا شد
دل درست اگر ہست آفرینش را	ہمان دل ست کہ از خجلت گناہ شکست

خاتمہ

احادیث تعمیر فی الاسلام مین بطرق کثیرہ حقمین شخص پنجاہ سالہ و شصت سالہ کے یہ آیا ہے کہ اذا بلغ خمسین سنۃ حاسبہ حسابا یسیرا فاذا بلغ ستین سنۃً حَبَّبْتُ الیہ الانابۃ رواہ الترمذی عن عثمان اور حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے فاذا بلغ خمسین سنۃً و ہوالدہر خفف اللہ عنہ الحساب فاذا بلغ ستین سنۃ وھو فی ادبار من قوتہ رزقہ اللہ الانابۃ الیہ رواہ الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول ابن عباس کا لفظ رفعًا یہ ہے فاذا بلغ خمسین سنۃ رزقہ اللہ الانابۃ الیہ فاذا بلغ ستین سنۃ حببہ اللہ تعالیٰ الی اھل سمائہ وارضہ رواہ الحاکم فی تاریخ نیسابور انس نے رفعًا کہا ہے فاذا بلغ خمسین ہون اللہ حسابہ فاذا بلغ الستین رزقہ اللہ الانابۃ

رواہ البیہقی فی کتاب الزہد اسیطرح ان حدیثون مین ذکر شخص ہفتاد سالہ و ہشتاد سالہ و نود سالہ کا بھی آیا ہے یہ احادیث بتمامہا خاتمۂ دلیل الطالب مین مذکور ہین چونکہ مناسب میری عمر کے یہی الفاظ تھے اسلئے اسجگہ یہی الفاظ لکھے گئے اور غالب اعمار اس امت کی یہی ساٹھ ستر سال پایا ہین اسکے ہوتی ہین اور ایسے لوگ جو اسی نوے برس کو پہنچین بہت کم ہوتے ہین میری ولادت بلدۂ بریلی مین نانا کے گھر ۱۹ جمادی الاولی ۱۲۴۸ھ کو ہوئی اب ۱۳۰۶ ہجری ماہ شوال ہے اس حساب سے مین فی الحال سال پنجاہ و ہشتم مین ہون مجھے اللہ سے یہ امید ہے کہ مجھکو انابت بخشے اور توفیق توبہ و استغفار کی لطف فرمائے اور اگر مین اوس عمر تک پہنچون کہ جسکو اللہ دوست اور اہل سماء دوست رکھتے ہین تو یہ اوسکا فضل ہے وکان فضل اللہ علیٰ کبیرا مین اسجگہ شمار منن منان جمن کا نہین کر سکتا اور نہ اوسکے فضل و کرم کی گنتی بتا سکتا ہون اسلئے کہ وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا اگرچہ ذکر بعض منن کا مینے کتاب ابقاء المنن بالقاء المحن مین کیا ہے اور اس امر کا بھی مقر ہون کہ اون بہار برابر نعمتون اور تفضلات کے مقابلہ مین آجتک ابتدائی تکلیف سے باوجود اس طول عمر کے ذرہ برابر بھی شکر خدا کا مجھسے ادا نہین ہوا ہے ؎

از دست و زبان کہ برآید		کز عہدۂ شکرش بدرآید	

اور مجھے اس بات کا بھی اعتراف ہے کہ مین سراسر گرفتار دام معصیت ہون اگرچہ دل سے کارہ ہون لیکن ظاہر حال مین بلاشک و شبہہ آلودۂ ذنوب ہون اور میرے گناہ بھی اتنے ہین کہ زمین کی تہ سے آسمان کی چوٹی تک پہنچ گئے ہین بقول کسے ؎

از جرم ما مپرس چہ مقدار و چند بود		ما کوہ قاف را بتراز و گذاشتیم	

معہذا حدیث لا ابالی جو دربارۂ غفران ذنوب لاتناہی باستثناء شرک آئی ہی بشارت رسان ہے

Prog-15312
HL-12744(C)

اسلئے تمام امید میری رب کریم و رحمن رحیم سے یہ ہے کہ میرے غدرات و فجرات سے تجاوز فرمائے اور میرے عجز بحر کو اگلے ہون یا پچھلے اپنی رحمت تامہ سے محو کر دے اور مجھسے وہ کام لے کہ جسکے سبب سے میرے سئیات مبدل بحسنات ہو جائین ع یہ طلب تو اپنی طرف سے ہے اور اودہر سے دیکھئے کیا ملے + حدیث عائشہ مین فرمایا ہے ان العبد اذا اعترف ثم تاب تاب اللہ علیہ متفق علیہ اب مین عمر ہفت و پنجاہ سال کو پہنچا لکن ہنوز پیر نا بالغ ہون اور یہ پیری میری صبح کاذب ہے الا ان یتغمدنی اللہ برحمتہ فان رحمتہ اللہ واسعۃ و کرمہ عمیم و فضلہ جم-

رباعی

یارب منم و دست تہی چشم پر آب | جان دادہ و دل سوختہ و سینہ کباب
نامہ سیئہ و عمر تبہ کار خراب | از روے کرم بفضل خویشم دریاب

واخر دعوانا ان الحمد للہ اولا و اخرا اللہم جعل عمری اخرہ-

تمت

صحت نامہ تبشیر العاصی

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۸	۴	ابن ایاس	ابن ابی ایاس	۱۲	۶	التعلی	الثعلبی
〃	۱۴	بینہ	بینہ	۱۳	۵	منزہ	مندرہ
۱۱	۱۵	جمیعا	جمعا	۲۰	۱	رو	روا

بالخیر